Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

فون ۴۹

ہر روز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۳ شوال ۱۳۹۳ھ | ۹ نبوت ۱۳۵۲ھش | ۹ نومبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۵۴

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۸ر ماہ نبوت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

"طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے لیکن ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔"

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۸ر نبوت - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو بہنیں اور بھائی مجھے دعا کے لئے خطوط لکھتے ہیں میں ان سب کے لئے التزام کے ساتھ دعا کرتی ہوں۔ آپ سب بہنیں اور بھائی بھی میرے لئے باقاعدگی کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پاک ہونے کا بہترین طریق یہی ہے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے

اپنے آپکو لاشئے محض سمجھو اور انکسار اور عجز کیساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کے طالب رہو!

"پاک ہونے کا عمدہ طریق یہ ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دور کر دے۔

پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئے محض سمجھے اور آستانۂ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے اور اس نورِ معرفت کو مانگے جو جذباتِ نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپکو لاشئے سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائینگے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۶، ۲۷۷)

اجتماع انصار اللہ کا افتتاح

انصار اللہ کا اٹھارہواں سالانہ اجتماع ۹، ۱۰، ۱۱ر نبوت ۱۳۵۲ھش (مطابق ۹، ۱۰، ۱۱ر نومبر ۱۹۷۳ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجتماع کا افتتاح ۹ر نبوت (نومبر) بوقت ۳½ بجے بعد دوپہر دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے لان میں فرمائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

انصار اللہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے سالانہ اجتماع میں تشریف لائیں!

جواں ہمت انصار سائیکلوں پر آنے کی کوشش کریں!

(از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع اب بہت قریب آگیا ہے۔ یہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۹، ۱۰، ۱۱ر نبوت (۹، ۱۰، ۱۱ر نومبر) کو منعقد ہوگا۔ تمام اراکین انصار اللہ سے میری درخواست ہے کہ وہ اپنے اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی کوشش فرمائیں۔ اس اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی ہونی چاہیئے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:-

"مغربی پاکستان میں اسوقت تک آٹھ سو سے زیادہ مجالس قائم ہیں۔ ہر ضلع کی ہر مجلس کا کم از کم ایک نمائندہ ضرور آنا چاہیئے۔"

میں یہ بھی تحریک کرتا ہوں کہ جواں ہمت انصار سائیکلوں پر سوار ہو کر اپنے اجتماع میں شمولیت فرمائیں۔ کیونکہ سائیکلوں سے متعلق مقصد کی تحریک صرف خدام کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ ایک جماعتی تحریک ہے جس میں انصار اللہ کو بھی حتی الوسع ضرور حصہ لینا چاہیئے۔

(خاکسار مرزا مبارک احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پبلشر:- مسعود احمد۔ پرنٹر:- سید عبد الحی۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ ماہ نبوت ۱۳۵۲ ہش

دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کا بنیادی تقاضا

ہم نے احمدی ہونے کی حیثیت میں اللہ تعالےٰ سے ایک عہد کیا ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم دین کو دُنیا پر مقدم رکھیں گے۔ یہ ایسا عہد نہیں ہے کہ جسے موقع پیدا ہونے پر پورا کیا جائے گا ہے بلکہ یہ عہد اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایسا ہے کہ اسے زندگی میں ہر ہر قدم پر پورا کرنا ضروری ہے۔ اپنی روزمرہ زندگی میں جو کام بھی ہم کرتے ہیں اس کی انجام دہی میں اپنے اس عہد کی رُو سے پہلا سوال ہمارے ذہن میں یہی اُبھرنا چاہیئے کہ آیا ہم اس کام کو محض دنیوی مفاد کی خاطر انجام دے رہے ہیں یا دینی فائدہ ہمارے مدنظر ہے۔ اگر دنیوی مفاد ہی مدنظر ہے تو ہمیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم اپنے عہد کے خلاف عمل کر رہے ہیں۔ برخلاف اس کے اگر بظاہر دنیوی کام میں بھی دینی فائدہ ہی مدنظر ہے تو پھر یہ اس بات کی علامت ہے کہ ہم بحمد اللہ تعالیٰ اپنے عہد پر قائم ہیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ ایک ایسا ہمہ گیر عہد ہے جو ہماری پوری زندگی حتیٰ کہ ہر حرکت و سکون پر حاوی ہے اور ہمہ وقت جاری رہنے والے محاسبہ پر دلالت کرتا ہے۔ قدم قدم پر خود اپنا محاسبہ کئے بغیر ہم اس عہد پر پورا اُترنے میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتے۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو یہ عہد فی الاصل خدا اور رسولؐ اور خلفاء کی کامل اطاعت پر دلالت کرتا ہے اور اس عزم کا آئینہ دار ہے کہ ہم کوئی قدم بھی ایسا نہیں اُٹھائیں گے جو خدا اور رسولؐ اور اُس کے نائبین کی مرضی کے خلاف ہو۔ اطاعت کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کئے بغیر یہ عہد پورا ہو ہی نہیں سکتا۔ جب بھی ہم اپنی مرضی پر چلنے کی کوشش کریں گے تو ہم دنیا کو دین پر مقدم رکھنے والے قرار پائیں گے۔ یہ عہد محض نمازیں پڑھنے اور دیگر عبادات بجالانے سے پورا نہیں ہو سکتا اور نہ محض خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کا ایک حصہ پیش کرنے سے ہم اس عہد کو پورا کرنے والے قرار پا سکتے ہیں۔ یہ عہد تو ہر حرکت و سکون میں خدا کو مقدم رکھنے سے پورا ہو سکتا ہے یعنی اس کو کما حقہٗ پورا کرنے کا انحصار اس پر ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے عمل سے اس امر کا ثبوت مہیا کر سکے کہ اس کی نمازیں، اس کی جانی و مالی قربانیاں اور اس کی زندگی اور موت سب اللہ ہی کے لئے ہے کسی حرکت یا سکون میں سرے سے کوئی ذاتی غرض ہے ہی نہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اطاعت پر جو نام ہے اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات خدا تعالےٰ کی راہ میں وقف کر دینے کا بہت زور دیا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ کے بندے جو دین کو دُنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اُن کے ساتھ وہ رأفت اور محبت کرتا ہے چنانچہ خود فرماتا ہے وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالےٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالےٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے دل کو اُس کی راہ میں صرف کرنا اسے وہ اُس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ ایک حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ اس للّٰہی وقف کی طرف ایماء کر کے فرماتا ہے بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اس جگہ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ کے معنی یہی ہیں کہ نیستی اور تذلل کا لباس پہن کر آستانۂ الوہیت پر گرے اور اپنی جان مال آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے اسے خدا ہی کے لئے وقف کرے اور دنیا اور اس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنا دے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ)

پس دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد ہنسی کھیل نہیں ہے۔ کوئی ایک نیک عمل بجالا کر یا صرف ایک ہی نوع کے نیک اعمال بجالا کر اور باقی سے پہلو تہی اختیار کر کے کوئی شخص بھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا قرار نہیں پا سکتا۔ اس کے لئے اور رسولؐ اور امام وقت کی ایسی اطاعت ضروری ہے جس طرح بکرا چھری کے آگے اپنی گردن رکھ دیتا اور جان قربان کر دیتا ہے۔ کامل اطاعت کے بغیر کوئی شخص بھی اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو خدا کی راہ میں وقف کرنے کی توفیق نہیں پا سکتا اور وہ عند اللہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا شمار نہیں ہو سکتا۔ شمار وہی ہوگا جو اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اپنی ساری طاقتوں، قوتوں اور استعدادوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دکھائے گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کی رُو سے ہم اطاعت کا ایسا ہی اعلیٰ نمونہ پیش کرنے اور اس کے زیر اثر اپنی تمام قوتوں اور استعدادوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دینے کے پابند ہیں اسی میں ہماری کامیابی اور غلبۂ اسلام کا راز مضمر ہے۔

ابھی کام بہت ہے

سُستی نہ دکھاؤ کہ ابھی کام بہت ہے
دل سب کے بڑھاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

تپتے ہوئے صحرا تمہیں دیتے ہیں صدائیں
دامن نہ بچاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

وہ مے جو تمہیں مہدیٔ موعودؑ نے بخشی
ہر اک کو پلاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

بیدار ہیں جو اُن کو کرو اور بھی ہشیار
سوتوں کو جگاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

بے چینی کی جس آگ میں دُنیا ہے سُلگتی
وہ آگ بجھاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

مردوں کی طرح آگے بڑھو راہِ خدا میں
میدان میں آؤ کہ ابھی کام بہت ہے

جو عہد کیا مہدیٔ موعودؑ سے تم نے
خوب اس کو نبھاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

جو جنس گراں مایہ ہے دامن میں تمہارے
ہر اک کو دکھاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

قطروں سے نہیں کام نکلنے کا تم ان کو
سیلاب بناؤ کہ ابھی کام بہت ہے

پڑنے نہ دو دامن پہ کوئی پھوٹ کا چھینٹا
رُوٹھوں کو مناؤ کہ ابھی کام بہت ہے

قربانی و ایثار کے یہ دن ہیں عزیزو!
ایسے نہ گنواؤ کہ ابھی کام بہت ہے

مُردہ ہیں جو یُوں زندہ نہیں ہونے کے ہرگز
اک حشر اُٹھاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

تبلیغ کی جو آگ ہے سینوں میں تمہارے
ہر دل میں لگاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

تسنیم کا یہ نغمۂ جاں بخش و دل افروز
گاتے چلے جاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

(مبارک احمد بشیر ایم اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حلال و حرام

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ۔

میرا رسول اپنے ماننے والوں پر سب پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور سب بری باتیں ان پر حرام کرتا ہے۔

حلال و حرام کے لغوی اور اصطلاحی معنے

حلّ کے اصل معنے گرہ کھولنے یا بوجھ اتارنے کے ہیں۔ حلّ عقدہ سے حلال کے معنے لئے گئے ہیں گویا وہ چیز اس کے لئے کھول دی گئی اور آزاد کر دی گئی اور یہ حرام کی ضد ہے۔

اصطلاح شریعت میں "حلال" وہ ہے جس کی اجازت شریعت نے دی ہے یا جس سے روکا نہیں۔

حرام کے معنے روکنے یا منع کرنے کے ہوتے ہیں اور یہ حلال کی ضد ہے حرمہ الشئے کے معنے ہوتے ہیں منعہ یا اس کو روک دیا اور اصطلاح شریعت میں حرام وہ ہے جس سے شریعت نے روکا ہو اور اس کی اجازت نہ دی ہو۔

حلال و حرام کی اہمیت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا (آل عمران)

یعنی اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں ان کے قریب بھی نہ جاؤ

تاکہ غلطی سے تمہارا قدم اللہ تعالیٰ کے محارم میں نہ جا پڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار صحابہؓ کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"دیکھو حلال اور حرام ظاہر ہیں لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جنہیں لوگ نہیں جانتے۔ پس جو شخص ان مشتبہ امور سے بچ جائے گا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور بڑی احتیاط سے کام لیا۔ لیکن جو شخص ان مشتبہ امور میں جا پڑا وہ اس چرواہے کی مانند ہے جو کسی رکھ کے آس پاس ریوڑ چرا رہا ہے اور قریب ہے کہ اس کا ریوڑ رکھ کے اندر چلا جائے۔ پھر فرمایا

اَلَا اِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا اِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِىْ اَرْضِهٖ مَحَارِمُهٗ

یعنی کان کھول کر سن لو کہ ہر بادشاہ کی رکھ ہوتی ہے اور اللہ کی زمین میں اس کی رکھ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں"۔ (بخاری کتاب الایمان)

پس محارم اللہ تعالیٰ کے رکھ ہوتے ہیں اور اگر کوئی انسان ان کے قریب جائے تو اس بات کا خطرہ ہوتا ہے کہ اس کا قدم ڈگمگا جائے اور وہ ناجائز امور کا مرتکب ہو کر خدا کی ناراضگی کا مورد بن جائے۔ پس اصل تقویٰ یہی ہے کہ انسان حلال و طیب کا استعمال کرتے ہوئے حرام کی حدود کے قریب ہی نہ جائے تاکہ شیطان کے اثر کے نیچے اس کے قدم ڈگمگا نہیں۔ پھر حلال و حرام شریعت اسلامیہ کا ایک ضروری حصہ ہیں۔ اگرچہ پہلی شریعتوں میں حلال و حرام کے احکام بیان ہیں۔ لیکن وہ اجمالی رنگ میں بیان کی ہیں مگر اسلامی شریعت جو تمام شرائع سے اعلیٰ و ارفع اکمل و اتم اور عالمگیر بھی ہے حلال و حرام سے متعلق مفصل احکامات بیان کرتی ہیں اور پھر ان کی حکمت بھی بتاتی ہے۔

چنانچہ جہاں قرآن کریم نے حرام اشیاء کو چھوڑ کر حلال و طیب غذا کے استعمال کا حکم دیا تو ساتھ حکمت بھی بتا دی۔ کہ

يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا۔ یعنی خدا تعالیٰ تمہیں طیب اشیاء کے استعمال کا اسلئے حکم دیتا ہے تاکہ تم اعمال صالحہ بجا لا سکو۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ غذا کا اثر اخلاق روح پر پڑتا ہے۔ حلال اور طیب کے استعمال سے اعمال صالحہ کی توفیق ملتی اور حرام کے ترک سے محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے ایک صحابی سعد بن ابی وقاص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں کس طرح مستجاب الدعوات بنوں فرمایا: اَطِبْ مَطْعَمَكَ تَكُنْ مستجاب الدعوات کہ طیب اور ستھرا کھانا کھاؤ تو تم مستجاب الدعوات بن جاؤ گے۔ پس روحانی اخلاق و افکار کی بنیاد جسمانی اور ظاہری غذا پر ہے کیونکہ انسانی اعمال اس کی ذہنی حالت کے تابع ہوتے ہیں اور ذہنی حالت غذا سے متاثر ہوتی ہے۔

اسلامی حلت و حرمت کا اصل الاصول

اسلام نے اپنے جملہ احکام حلت و حرمت، اخلاقیات و مذہبیات، ارضیات و معاملات اور معاشیات کا سرچشمہ اور اصل الاصول یہ قرار دیا ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِىْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

(سورۃ مائدہ)

گویا اسلام نے انسانی زندگی کے ہر دائرہ عمل میں روح کی زندگی اور اس کی پاکیزگی اور اس کا خدا سے تعلق انسانی پیدائش کا مقصد قرار دیا ہے۔

پس اسلام کے جملہ احکام و مستحبات اسی نقطہ مرکزی کے گرد گھومتے ہیں اسی لئے اسلام حلال و طیب کا حکم دیتا ہے تاکہ انسان روحانی مدارج حاصل کر سکے۔ اور جہالت و گمراہی اور گناہ و ضلالت کی تاریکیوں سے نکل کر صداقت و ہدایت کی روشنی حاصل کرے اور خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے راستوں پر قدم مارے۔

پس جو چیز ان اصول کے خلاف ہوگی وہ حرام ہے۔

اشیاء کی اصل حلال ہے یا حرام

اشیاء کی اصل حلال ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْمَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ (اعراف)

یعنی اے رسول تو اعلان کر دے کہ جو کچھ میری طرف نازل کیا گیا ہے میں تو اس میں اس شخص پر جو کسی چیز کو کھانا چاہے سوائے مُردہ یا خون یا سور کے گوشت کے کوئی چیز حرام نہیں پاتا (وما اھل لغیر اللہ) یعنی ماسوا ان اشیاء کے جن کا کھانا صحت و روحانیت دونوں لحاظ سے مضر ہے باقی تمام اشیاء حلال ہیں گویا اشیاء کی اصل حلال ہے کیونکہ یہ اشیاء بھی صرف مضطر کے لئے حلال ہیں لیکن وقتی طور پر اور خاص حد تک چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خرگوش کے حلال ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا

"اصل اشیاء میں حلت ہے حرمت جب تک نص قطعی سے ثابت نہ ہو تب تک نہیں ہوتی"

(ملفوظات)

نیز فرمایا:۔

"جو چیز بری ہے وہ حرام ہے اور جو چیز پاک ہے وہ حلال خدا تعالیٰ کسی پاک چیز کو حرام قرار نہیں دیتا بلکہ تمام پاک چیزوں کو حلال فرماتا ہے ہاں جب پاک چیزوں میں بُری اور گندی چیزیں ملا دی جاتی ہیں تو وہ حرام ہو جاتی ہیں۔ (بدشگونی کا وقت کے ساتھ تشبیہ کرنا جائز رکھا گیا ہے لیکن اس میں جب ناچ وغیرہ شامل ہو گیا تو وہ منع ہو گیا اور اگر اسی طرح کیا جائے۔ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کوئی حرام نہیں"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد نہم)

حلت و حرمت کے چار بنیادی اصول

اسلام سے قبل دو بڑے طبقے تھے اہل کتاب اور غیر اہل کتاب

اہل کتاب کے موالید ثلاثہ یعنی نباتات جمادات، حیوانات، کے بارہ میں حلت و حرمت کے اصول الٰہی احکامات پر مبنی تھے اور غیر اہل کتاب کے اصول دستور اور رواج اور خواہشات نفسانی پر مبنی ہوتے تھے اسلام نے موالید ثلاثہ میں سے ہر ایک چیز کی حلت و حرمت کے بارہ میں کچھ قانون وضع فرمائے کہ وہ غذائیں ۱۔ صحت کو تباہ کرنے والی نہ ہوں ۲۔ روحانیت کے لئے مضر نہ ہوں۔ جیسے فرمایا فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ کہ ان چیزوں کا استعمال رجس ہے گویا وہ بدن اور روح کو ناپاک کرنے کا ذریعہ ہیں اور یہ مخرب صحت و روح ہیں۔ ۳۔ معز اخلاق نہ ہوں۔ ۴۔ شہوات کو بھڑکانے والی نہ ہوں۔ جیسے فرمایا اَوْ فِسْقًا کہ وہ اخلاق اور شہوانی خیالات پیدا کرنیوالی نہ ہوں۔ اسی طرح "وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ" کی تعلیم توحید کے خلاف نہ ہو۔ پس اسلام نے ان اصولوں کے تحت اہل کتاب کی وہ چیزیں جو حلال تھیں وہ اس معیار کے مطابق تھیں ان کی حلت کو قائم رکھا اور جو اس معیار کے خلاف اور ان میں رواج تھیں ان کو ناجائز قرار دیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حرام اشیاء اور ان کی حرمت میں حکمت

قرآن کریم نے بنیادی طور پر چار اشیاء کو حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

حُرِّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ۔

(البقرہ)

پس یہ چار اشیاء بنیادی طور پر ہیں۔ باقی ان کے ضمن میں ہیں۔ یعنی تم پر مردار۔ خون۔ سؤر کا گوشت اور جس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے۔ حرام کی گئی ہے۔

(۱) اَلْمَيْتَةُ

یعنی مردار۔ المیتۃ حیوانات میں سے وہ ہے جس کی روح بغیر ذبح کئے نکلے اور ذبح کرنیکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ خون جس میں زہریلے مادے ہوتے ہیں۔ نکالا جائے۔ یا وہ جانور جو گلا گھونٹنے سے مرا ہو۔ یا چوٹ لگنے سے یا گرنے سے یا سینگ لگنے سے یہ سب میتۃ یعنی مردار ہونے کی صورتیں ہیں۔ میتۃ کے حلال ہونے کا شرط اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ میں بتائی۔ کہ جس کا خون نکال دیا جائے۔ وہ حلال ہے۔

حکمت اس میں یہ ہے کہ مردار خور قومیں ہمیشہ ذلیل اور حقیر و پست کی مالک ہوتے ہیں بعد کبھی دنیا میں ترقی نہیں کر سکتیں۔ دوسرے ان سب بیان کردہ حالتوں میں جانور کے جسم سے چونکہ خون نہیں نکلتا اور اچانک صدمہ سے زہریلے مادے سارے جسم میں پھیل جاتے ہیں پس جسمانی صحت کے اعتبار سے بھی مردار کا گوشت انتہائی نقصان دہ ہے

(۲) اَلدَّمُ

دوسری جگہ اس کی توضیح فرما دی۔ کہ دَمًا مَسْفُوحًا یعنی بہنے والا خون۔ لیکن طبعی طور پر جما ہوا خون مثلاً۔ تلی۔ کلیجی وغیرہ جائز ہے۔

خون کی ممانعت میں یہ حکمت ہے کہ اس میں کسی چیز کی موت کے بعد خطرناک جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں اور صحت کے لئے مضر ہیں نیز فساد اخلاق۔ ظلم و فساد کی طرف میلان۔ سوداویت اور شہوت میں انگیخت پیدا ہوتی ہے۔

(۳) لَحْمُ الْخِنْزِيرِ

سؤر کا گوشت۔ عیسائی بڑے شوق سے سؤر کا گوشت کھاتے ہیں۔ اگرچہ ان کی کتابوں میں بھی یہودیوں کی کتابوں میں اسے ناپاک لکھا گیا ہے اسلام نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ کیونکہ خنزیر کے گوشت کا انسان کے جسم اور اخلاق پر برا گہرا اثر پڑتا ہے۔ جسم پر اس طرح کہ اس کے گندگی اور کیچڑ میں رہنے اور گندی ذہنیت ہونے کے سبب کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک مہلک بیماری Trichinosis پیدا ہو جاتی ہے جس کا کوئی علاج نہیں۔ اخلاقی لحاظ سے انسان میں دیوثی بڑھ جاتی ہے۔ حیا کا مادہ کم ہو جاتا ہے اور شجاعت کا وصف جاتا رہتا ہے اور غیر اخلاقی حرکات سرزد ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اب اس کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ قانون قدرت یہی چاہتا ہے کہ ایسے پلید اور گندے جانور کا گوشت بدن اور روح پر پلید ہی ہو کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ غذاؤں کا اثر بھی انسانی روح پر ضرور ہوتا ہے پس اس میں کیا شک ہے کہ ایسے بدکا اثر بھی بدی پڑیگا جیسا کہ یونانی طبیبوں نے اسلام سے پہلے بھی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس جانور کا گوشت بالخاصیت حیا کی قوت کو کم کرتا اور دیوثی کو بڑھاتا ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

(۴) اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ

یعنی جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام بلند کیا گیا ہو۔ جیسے آج کل بندگان بعد پیروں کے نام پر کھانے پکاتے اور تقسیم کئے جاتے ہیں اس سے شرک (جسے ظلم عظیم قرار دیا گیا ہے) پیدا ہوتا ہے اور کئی دینی نقصانات جیسے دل کا ناپاک ہونا۔ مشرکوں سے ہمرنگ ہونا اور توحید باری سے محبت نہ رہنا واقع ہو جاتے ہیں۔ خرابی عقیدہ اور روحانیت سے بے بہرگی پیدا ہو جاتی ہے۔

شراب کی حرمت

اس کے علاوہ شراب کو بھی اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ (مائدہ)

یعنی شراب رجس ہے اور رجس اس پلیدی یا ناپاکی کو کہتے ہیں جسے انسانی طبیعت پلید قرار دے۔ حدیث شریف میں آیا ہے شارب الخمر کعابد الوثن۔ کہ شراب پینے والا بتوں کی عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ گویا مسلمانوں کے لئے شراب نوشی سے بچنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا بت پرستی سے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ آیت کے نزول کے بعد شراب کی حرمت کی عام منادی کرا دی گئی۔ اور اس وقت مدینہ کی گلیوں میں قلم کی تمام شراب بہا دی گئی۔ (باقی آئندہ)

میر خلیل الرحمٰن صاحب کا ذکر خیر

مکرم مولوی اقبال احمد نجم بی اے شاہد مربی سلسلہ مقیم علی پور

آپ تقریباً ۱۸۹۱ء میں سیوہارہ ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان اپنے علاقہ میں دین داری اور مذہب سے خاص لگاؤ کی وجہ سے مشہور تھا۔ آپ نے پرانے صوفیاء کے طریق پر قرآن کریم کا بیشتر حصہ حفظ کیا اور مختلف مقدس مقامات پر چلہ کشی کی اور وظائف پڑھے۔ اپنے علاقہ میں پیر جی کے نام سے مشہور تھے۔ اور آپ نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ میں تفسیر حقانی کا مطالعہ کر رہا تھا تو حق و صداقت کی پیاس اور اطمینان قلب حاصل کرنے کے سلسلہ میں دعا کی طرف توجہ ہوئی میں نے دعا کی تو رویا میں دیکھا کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور نماز فجر کی تیاری ہو رہی ہے۔ چنانچہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز فجر ادا کی۔ اور بیداری کے بعد بھی دعائیں جاری رکھیں۔ دوسری رات رویا میں دوبارہ ایک اور بزرگ کی اقتدا میں نماز فجر ادا کی اور تیسری رات ایک اور بزرگ کی اقتدا میں نماز فجر ادا کی۔ آپ فرماتے تھے کہ میں اس رویا کے بعد اور بھی بے چین رہنے لگا اور دعا کی کہ اے باری تعالیٰ روزانہ مختلف بزرگوں کی اقتدا میں نماز ادا کرتا ہوں۔ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ خود ہی رہنمائی فرما اور وہ راستہ سمجھا دے جو تجھ تک پہنچنے کے لئے آسان ترین ہے۔ تیری جدائی سے بے چین اور تیرے قرب کا متمنی ہوں۔

چنانچہ فجر کی نماز کے بعد وظائف اور ورد سے فارغ ہو کر دعا کر رہا تھا کہ کشفی حالت میں دیکھا کہ پچھلی منزل کے بیرونی دروازہ پر دستک ہوئی ہے۔ میں نے اسی حالت میں اوپر جانے کے لئے آواز دی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ہرکارہ تار کے ساتھ کھڑا ہے کشفی حالت میں جاگنے کی میں نے کوشش کی مگر نہیں آتی۔ پڑھ کر بتاؤ کیا لکھا ہے۔ تو ہرکارہ نے بتایا لکھا ہے

"ہے ہے۔ ۱۹۱۸ء امرتسر پہنچو"

کشفی حالت دور ہوئی تو میں نے پھر دعا شروع کی کہ باری تعالیٰ امرتسر تو سکھوں کا دربار ہے وہاں جا کر کیا میں سکھ ہو جاؤں؟ اور اس کے بعد نوافل کی ادائیگی شروع کی تو سجدہ کی حالت میں یہ تفہیم ہوئی کہ امرتسر کے معنی ہیں زندگی اور سر چشمہ کو کہتے ہیں۔ امرتسر کے سر پر ایک زندگی کا چشمہ جاری ہے۔ وہاں چلے جاؤ۔ مجھے خود قادیان کا خیال آگیا۔ کیونکہ میری رشتہ کی دو بہنیں جو منشی رحیم الدین صاحب صحابی ۳۱۳ کی صاحبزادیاں تھیں قادیان میں بیاہی ہوئی تھیں۔ میں ان دونوں بہنوں سے ملاقات کے لئے پانی پت سے حضرت میں خود قادیان کے لئے تیار ہو گیا۔ جب قادیان پہنچا تو حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسٹیشن پر ملے۔ وہ مجھے اپنے گھر لے گئے بعد میں میرے رشتہ داروں کے گھر آ گیا۔ جہاں بیٹھک میں کا پر میری نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوٹو پر پڑی۔ تو میں نے پہچان لیا۔ رویا میں میں نے پہلے روز حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز فجر ادا کی تھی اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تیسرے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز فجر پڑھی تھی۔ مجھے شرح صدر ہو گئی۔ مسجد مبارک میں نماز فجر ادا کرنے کے بعد بیعت کر لی۔ یہ ۱۹۱۸ء کی بات ہے۔ بیعت کے بعد مشکلات کا دور شروع ہوا۔ آپ کے والد نے آپ کو عاق کر دیا اس کے بعد آپ کی بیوی اپنے میکے چلی گئی جاتے ہوئے تمام مال و اسباب اور کثیر تعداد میں زیورات اور روپیہ پیسہ بھی لے گئی۔ لیکن آپ نے کوئی پرواہ نہ کی۔ چند سال بعد ہماری خالہ جان مسعودہ بانو صاحبہ بنت حکیم حشمت اللہ خان صاحب ہمشیرہ نعمت اللہ خان صاحب اور صحابی سے آپ کی شادی ہو گئی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ ہر جلسہ اور مشاورت میں شامل ہوتے۔ دل کے سخی اور طبیعت کے غنی تھے۔ پارٹیشن کے بعد بھیرہ جلاوطن ہوئے اور پھر میانی میں مقیم ہوئے۔ بھیرہ میں بھی پٹواری رہے لیکن رشوت وغیرہ سے پرہیز کی وجہ سے آپ کو علاقہ سے بدکر دیا گیا۔ خالہ جان کی میانی ضلع سرگودھا میں آرگزیما کی بنیاد رکھی۔ جو اب ہائی سکول تک ترقی کر رہا ہے۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے باوجود بسر اوقات کا انتظام فرما دیا۔ ملازمت کے ترک کے بعد آپ نے اپنے آپ کو بکلی سلسلہ کے کام اور دین کی خدمت کے لئے وقف رکھا اور اس سے ۲۵/۲۶ سال کے عرصہ تک آپ خدمت سلسلہ رضاکارانہ طور پر سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے نیک لوگوں پر اتنا اثر تھا کہ بعض غیر از جماعت یا احمدی حضرات نے آپ کو تین تین سو روپے کی رقم بیرون کے سلسلہ میں کئی بار دی جو آپ مرکز بھجواتے رہے۔ بہت سی دعائیں کرنے والے متقی اور خادم دین بزرگ تھے۔ جون کے وسط میں آپ کو گرمی لگ گئی۔ گرمی سے کوئی ہڈی ٹوٹ گئی۔ آپ جون بروز جمعہ آپ مولائے حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کر دیا۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کنندگان سکریٹری صاحبان۔ مال سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۳۹۵

میں رحمت اللہ ولد مہر دین صاحب قوم انصاری پیشہ پنشنر عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن مراڑہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

ایک مکان کی مالیت ۸۰۰/- روپے

کے ۱/۸ حصہ کا مالک ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے ۲۵/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: رحمت اللہ ولد مہر دین۔ مراڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ چوہدری برکت علی ولد اصالت خان صاحب۔ گواہ شد۔ حکیم محمد عبداللہ

مسل نمبر ۲۱۳۹۶

میں یاسمین بنت منیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

زیور طلائی ۳/۴ تولہ مالیت ۳۱۸/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ یاسمین بنت منیر احمد صاحب PECHS 2/23 کراچی ۲۹

گواہ شد۔ منیر احمد۔ گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد

مسل نمبر ۲۱۳۹۷

میں راج بھری بیوہ فضل دین صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر ۳۲/- روپے

نقد رقم ۱۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ راج بھری بیوہ فضل دین صاحب بذریعہ محمد فاضل صاحب۔ 7-5/51-A ملوخی روڈ۔ کوئٹہ۔ گواہ شد خلیفہ عبدالرحمٰن۔ گواہ شد۔ مرزا محمد فاضل صاحب

مسل نمبر ۲۱۳۹۸

میں زکیہ خاتم زوجہ مرزا محمد صادق صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر ۱/- روپیہ کے عوض } مالیت ۱۰۰۰/- روپے
مکان مع دو عدد دکانات

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ زکیہ خاتم زوجہ مرزا محمد صادق صاحب۔ 7-5/51-A ملوخی روڈ۔ کوئٹہ۔ گواہ شد خلیفہ جمیل احمد ولد خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۵۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ العبد۔ خلیفہ جمیل احمد ۶/۳ مکڑ منڈی روڈ۔ کوئٹہ۔ گواہ شد خلیفہ عبدالرحمٰن۔ گواہ شد خلیفہ طاہر احمد

مسل نمبر ۲۱۳۹۹

میں خلیفہ جمیل احمد ولد خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۵۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ العبد۔ خلیفہ جمیل احمد ۶/۳ مکڑ منڈی روڈ۔ کوئٹہ۔ گواہ شد خلیفہ عبدالرحمٰن۔ گواہ شد خلیفہ طاہر احمد

قابل فروخت

ایک عدد J.C. کمبائنڈ ہارو سٹریمر بہت سے سپیئر پارٹس کے نہایت اچھی حالت میں قابل فروخت ہے خواہشمند حضرات کو ۹ بجے سے شام ۵ بجے تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دیکھ سکتے ہیں

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر گوشت پوست چڑھانے والی

نایاب "پیور الفلفا ٹانک" استعمال کیجئے

دوا

یہ ٹانک خالص اجزا سے تیار کیا جاتا ہے جسمانی اور دماغی کمزوری کا اکسیر ہے خوب بھوک لگاتا ہے کھایا پیا جزو بدن بناتا۔ کثرت خون پیدا کرتا۔ دل و دماغ کو مضبوط بناتا ہے۔ رعشہ اور نزلہ کو دور کرتا ہے۔ تھکاوٹ ضعف پیشاب کی جلن کو دور کرتا ہے۔ قیمت ۶/- ڈاک خرچ ۵/۵۰

شاہ پیور میڈیکل سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار۔ ربوہ

وانٹ

نکلوا کر بھی آرام نہیں آیا کیونکہ مرض کا سبب باقی ہے

پائیوریا کا سبب اپنی پائیوریا سے

اور

کمزوری کی وجہ اپنی کمزوری سے

دور ہو جاتی ہے۔

کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی

ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۶

لمواسٹاغی

بے بی ٹانک

BABYTONIC

جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر بے بی ٹانک (BABYTONIC) کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"جب انگریز اثر کی دونوں بچیوں نے پہلے روز سے ماں کا دودھ ترک کر دیا۔ چھوٹی بچی کو ڈبے کے پیٹ کے مڑوڑ پتھر کے کوئلے کھاتی تھی۔ دست سے کھیلنا اور سر پر نہانا بھی چھوڑ چکے ہیں۔" (قیمت فی شیشی ۳/- ڈاک خرچ ۱/-)

کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ فون نمبر ۶۰۶

حیوانات کا زہر باد

جناب غلام صادق صاحب گورنمنٹ پنشنر محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ لکھتے ہیں:۔

"میں نے ایک پیکٹ "تریاق زہر باد" اپنی بھینس کو کھلایا۔ اگلے روز صبح سویرے ہی خدا کے فضل و کرم سے زہر باد کی تکلیف رفع ہو گئی۔ احتیاطاً مزید ایک پیکٹ دیدیا گیا۔ اب خدا کے فضل سے بالکل تندرست ہے"

فی پیکٹ ۱/- فی درجن ۸/- تین درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔

گل گھوٹو۔ منہ کھر۔ ایچارہ۔ کٹار اور دیگر امراض کے علاج کے متعلق لٹریچر مفت طلب کریں۔

کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کے چاروں طرف ۲۰-۲۰ میل تک کے سیلاب زدہ علاقہ کا طبی سروے

لوگوں میں بخار پیچش اور جانوروں میں گل گھوٹو کی وباء کثرت سے پھیلی ہوئی ہے لیکن طبی سہولتیں میسر نہیں

ربوہ کے ۴۸ احمدی خدام نے سائیکلوں پر ۳۳۲۸ میل کا سفر کر کے ۳۰۱ دیہات میں جا کر خود حالات معلوم کئے

پاکستان کے حالیہ سیلاب میں ملک کی مجالس خدام الاحمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق منظم رنگ میں خدمت خلق کا قابل رشک نمونہ دکھایا ہے اور خدمت کا یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو انشاء اللہ جب تک خدمت کی ضرورت باقی ہوگی یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔

چنانچہ سیلاب زدگان کی خدمت کے سلسلہ میں تعمیر مکانات لباس اور بستر کے انتظامات طبی امداد جہاں تک ممکن ہے ابھی کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ کی کڑی کے طور پر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایت کے تحت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے یہ پروگرام بنایا کہ ربوہ کے اردگرد چاروں طرف ۲۰-۲۰ میل تک کے علاقہ میں پھیلے ہوئے دیہات میں سیلاب زدگان کی اس وقت کی مشکلات کا جائزہ لیا جائے تاکہ ان کی جو ممکن خدمت ہے بجا لائی جائے۔

مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال مہتمم مقامی کی نگرانی میں اس سروے کا انتظام کیا گیا۔ انہوں نے اپنی مجلس عاملہ سے مشورہ کے بعد ۱۱ اکتوبر کو خدام کے وفود کی تشکیل کی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ ربوہ کے اردگرد کے علاقہ کو ۱۱ حلقوں میں تقسیم کیا جائے اور سائیکل سوار خدام کے دو دو کے حزب بنائے جائیں۔ تصحیح کے مطابق ایسے ۴۷ وفود (۸۸ خدام) پر مشتمل تیار کئے گئے۔

مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نائب مہتمم مقامی اور رانا عبدالغفور صاحب بلاک لیڈر نے تمام حلقہ جات کا دورہ کر کے خدام کو تیار کیا۔

۱۱ اکتوبر کو تمام سائیکل سوار صبح کو شام کے ۴½ بجے ایوان محمود میں جا کر تفصیلی ہدایات دی گئیں اور نقشہ کے ذریعہ ہر وفد کو اس کے علاقہ اور روٹ کی تفصیل سمجھائی گئی۔ اس موقع پر مہتمم صاحب مقامی نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ضروری ہدایات خدام تک پہنچائیں۔

۱۲ اکتوبر کو تمام وفود کو بخار اور پیچش کی ادویہ فراہم کی گئیں تاکہ وہ متاثرین میں تقسیم کر سکیں۔ دعا کے بعد صبح ۷ بجے یہ وفود ایوان محمود سے اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئے۔

اس سفر کے لئے کل ۴۷ وفود تیار کئے گئے جو ۸۸ خدام پر مشتمل تھے۔ ان خدام نے صبح سے لیکر شام تک بڑی محنت اور جانفشانی سے ۳۳۲۸ میل کا سفر طے کر کے ۳۰۱ دیہات میں جا کر ہر گاؤں کے نقصانات کا تفصیلی جائزہ لیا۔

جو چیز نمایاں طور پر سامنے آئی وہ یہ ہے کہ اس تمام علاقہ میں مکانات اور فصلوں کے زبردست نقصان کے ساتھ ساتھ کثرت کے ساتھ وبائی امراض۔ ہیضہ، پیچش پھیل رہی ہیں اور ان مقامات پر لوگوں کو نہ تو کوئی طبی سہولت میسر ہے اور نہ ہی انہیں حفظان صحت کے اصولوں کا علم ہے جنہیں بروئے کار لا کر ان امراض پر قابو پا سکیں۔

انسانوں کے علاوہ مویشیوں کی بڑی تعداد بھی گل گھوٹو، منہ کھر اور دیگر مہلک امراض میں مبتلا ہے اور اگر ان امراض کے تدارک کی طرف جلد توجہ نہ دی گئی تو آئندہ مستزاد امراض وبائی شکل اختیار کر سکتی ہیں اور اس سے بے انداز جانی نقصان کا اندیشہ ہے۔

حکومت پنجاب کے ذمہ دار افراد کو اس طرف مخصوص توجہ دینی چاہیئے اور سیلاب کے بعد اس علاقہ میں جس شدت کے ساتھ ملیریا۔ ہیضہ اور پیچش کی امراض بڑھ رہی ہیں ان کی روک تھام کے لئے حکومت کے ارباب حل و عقد کو کوئی جامع پروگرام وضع کرنا چاہیئے۔

سروے کے لئے جو علاقہ مقرر کیا گیا تھا اسے گیارہ حلقوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے

حلقہ ۱۔ چنیوٹ سے ہرسر شیخ تک کی سڑک اور اس کے ساتھ چناب کی طرف کا علاقہ۔ اس علاقہ میں ۱۲ دیہات کا سروے کیا گیا۔ ۱۲ خدام نے ۵۰ میل کا سفر طے کیا۔

حلقہ نمبر ۲۔ چنیوٹ سے چک جھمرہ روڈ اور چنیوٹ سرسہ شیخ روڈ کا درمیانی علاقہ نہر جھنگ برانچ تک۔ اس علاقہ میں ۱۷ دیہات کا سروے مکمل کیا گیا۔ ۱۰ خدام نے ۱۴۰ میل کا سفر کیا۔

حلقہ نمبر ۳۔ چنیوٹ چک جھمرہ روڈ اور چنیوٹ لائل پور روڈ کا درمیانی علاقہ نہر جھنگ برانچ تک اس علاقہ میں ۱۱ دیہات کا سروے اور ۱۵۵ میل کا سفر۔ خدام نے۔

حلقہ نمبر ۵۔ چنیوٹ بھوانہ روڈ اور چنیوٹ لائلپور روڈ کے جنوب کی طرف ۵-۵ میل تک اس علاقہ میں متاثرہ ۳۰ دیہات کا جائزہ لینے کے لئے ۲۰ خدام نے ۴۰ کا سفر کیا۔

حلقہ نمبر ۶۔ دریائے چناب کے مشرقی کی غربی جانب جھنگ سڑک کے ساتھ ساتھ لنگر مخدوم تک دریائے چناب کی طرف کا علاقہ اس علاقہ میں ۱۹ دیہات کا ۸ خدام نے سیلاب سے متاثرہ علاقہ کا جائزہ لینے کے لئے ۴۴ میل کا سفر کیا۔

حلقہ نمبر ۷۔ ساہی وال روڈ اور ربوہ کے جانب جنوب و جنوب مغرب دریائے چناب کے ساتھ ساتھ کا علاقہ اس علاقہ میں ۳۱ دیہات کا سروے کرنے کے لئے ۲۰ خدام نے ۳۰۰ میل کا سفر کیا۔

حلقہ نمبر ۸۔ ربوہ سرگودھا ریلوے لائن اور ربوہ ساہیوال روڈ کا درمیانی علاقہ بھوانہ تک اس علاقہ میں ۱۲ دیہات کا ۱۴ خدام نے ۳۰۴ میل سفر کر کے سروے کیا۔

حلقہ نمبر ۹۔ واہ نگر سے جرنیلی سڑک اور وہاں سے لنگر مخدوم اور لالیاں سے کانڈیوالی تک کا درمیانی علاقہ۔ اس میں سیلاب سے متاثرہ ۱۱ دیہات کے نقصانات کا جائزہ لیا گیا۔

حلقہ نمبر ۱۰۔ لالیاں سے چندوانہ۔ لالیاں سے پل نمبر ۱۱ تک شمالی جانب کا علاقہ اس علاقہ میں ۱۸ دیہات کا جائزہ لیا گیا۔ ۲ خدام نے ۵۹ میل کا سفر کیا۔

حلقہ نمبر ۱۱۔ لالیاں سے پل نمبر ۱۱ لالیاں سے نشتر آباد تک سڑک اور ریلوے لائن کا درمیانی علاقہ اس علاقہ میں ۱۲ دیہات کا دورہ مکمل کیا گیا۔ ۱۲ خدام نے ۶۶ میل کا سفر طے کیا۔

یہ سب وفود ۱۲ اکتوبر کی شام تک اپنا دورہ بخیر و خوبی مکمل کر کے واپس ربوہ پہنچ گئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ (۱۴۔ ایس، گلبرگ نمبر ۲۔ لاہور ۳) کے فرزند عزیز شاہد احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح عزیزہ آصفہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم عطاء الرحمٰن غنی صاحب ٹاؤن لاہور کے ہمراہ بعوض پندرہ ہزار روپیہ حق مہر بتاریخ ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۳ء بروز جمعۃ المبارک بمقام گلبرگ ۳ لاہور پڑھا۔

عزیز شاہد احمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت مخلص اور قدیمی صحابی حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ آف امرتسر کے پوتے ہیں اسی طرح عزیزہ آصفہ بیگم حضور علیہ السلام کے مخلص صحابی حضرت ڈاکٹر اقبال علی غنی صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور حضرت کے ایک اور مخلص صحابی حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحب ربوہ کی نواسی ہیں

بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں مخلص خاندانوں کے لئے دین و دنیا، ظاہر و باطن اور حال و مستقبل کے لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

اللھم آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۴